اور نظموں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ مقالہ نگاروں میں متعلمین جامعہ کے علاوہ وقت کے بہت سے مشہور اہل قلم بھی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ اپنی جامعیت کے لحاظ سے "اقبال" پر گویا ایک مکمل تبصرہ ہے جس میں مختلف ارباب قلم نے اس کی تعلیم نیز اس کی سیرت کا ایک ایک رخ نمایاں کردیا ہے۔ اقبال کو سمجھنے کے لیے یہ مجموعہ ناظرین کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

اقبال کے متعلق نیم پختہ دماغوں میں ایک عجیب غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ اکثر مضامین ایسے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں ــــ اور اس مجموعہ میں بھی ایسے خیالات جھلکتے دکھائی دے رہے ہیں ــــ کہ اقبال کو ملی شاعر یا شاعر اسلام کہنا غلط ہے، وہ شاعر انسانیت تھا اور اس کی وسعت نگاہ اور فراخیٔ دل کسی خاص شرع یا مذہب کے تنگ حلقہ کی اسیری قبول نہیں کرسکتی تھی۔ اس خیال کے ظاہر کرنے والے یا تو اسلام کو نہیں سمجھتے یا پھر وہ اقبال ہی کو نہیں سمجھتے۔ اقبال یقیناً شاعر انسانیت تھا لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام بھی مذہب انسانیت ہی ہے۔ جس طرح رنگ، نسل، وطن اور قوم کی مادی قیود سے اس کی نظر آزاد اسی طرح اُس کی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اقبال کو یہ وسعتِ نگاہ اور فراخیٔ قلب خود اسلام ہی کے طفیل ملی اور اسے اس کا اعتراف ہے۔

**نیا ادب** مرتبہ سبط حسن صاحب۔ ضخامت ۷۰ صفحات، شرح چندہ تین روپیہ سالانہ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ "نیا ادب" نظیر آباد۔ لکھنؤ۔

یہ ایک ادبی رسالہ ہے جو "ترقی پسند مصنفین" کی ادارت اور سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ مضامین زیادہ تر انقلابی افسانوں پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں ضروریات زندگی سے متعلق بحث ہوتی ہے اور موجودہ نظام معیشت و معاشرت کے خلاف باغیانہ احتجاج کیا جاتا ہے۔ رسالہ کی زبان بھی سلیس اور سادہ ہوتی ہے اور غالباً انھیں دونوں وجوہ